سقوط ڈھاکہ میں بنیادی کردار
نظریہ پاکستان سے انحراف

مورخہ ۱۴ دسمبر ۲۰۱۵ کو تحفظ نظریہ پاکستان کونسل کے زیر اہتمام اسلام آباد کے پریس کلب پارک میں کانفرنس سے حضرت مولانا سمیع الحق صاحب نے مختصر خطاب کیا جو دسمبر کے مہینے اور سانحہ مشرقی پاکستان کے حوالے سے انتہائی برمحل ہے۔ صاحبزادہ اسامہ سمیع کے تعاون سے نذر قارئین ہے۔

(خطبہ مسنونہ کے بعد) پروفیسر جناب حافظ سعید صاحب، جناب پیر سید ہارون گیلانی صاحب، جناب سردار عتیق خان سابق وزیر اعظم آزاد کشمیر اور دیگر عمائدین!

وقت کم ہے اور میری ہمت بھی اتنی نہیں ہے اس اجتماع کے مقاصد پر مجھ سے پہلے بہت اعلیٰ انداز سے روشنی ڈالی گئی، حضرت حافظ صاحب کو اور حضرت پیر ہارون گیلانی صاحب کو اللہ تعالیٰ اجر عطاء فرمائے بڑے حساس اور نازک حالات میں اور نازک موقع پر انہوں نے ہمیں ۱۶ دسمبر پر سقوط ڈھاکہ کی یاد دلائی جو ہم بھول چکے ہیں وہ بھولی بسری یادیں بھی اب راکھ میں دب گئی ہیں اُس وقت بھی لوگ اسباب ڈھونڈ رہے تھے فوج سیاستدانوں پر الزام لگا رہی تھی اور سیاستدان فوج پر الزام لگا رہے تھے ہر طبقہ ایک دوسرے پر بوجھ ڈال رہا تھا مگر اصل اسباب کیا تھے تو میں نے اُس وقت بھی کہا تھا :

کہ جلا ہے جسم جہاں دل بھی جل گیا ہوگا
کریدتے ہو جو اب راکھ جستجو کیا ہے

منتظمین جلسہ کو اللہ تعالیٰ اجر دے کہ کریدنے کی کوئی صورت تو پھر بھی نکالی۔

بنیادی چیز پر تو اس وقت بھی کسی کی نظر نہیں گئی مقدمے بھی چلے، حمود الرحمان کمیشن بھی قائم ہوا پیپلز پارٹی مجیب الرحمان پر الزام لگا رہی تھی اور مجیب الرحمان ان پر الزام لگا رہا تھا کہ تم نے ادھر ہم ادھر تم کا نعرہ لگایا ہے ایک بڑی دردناک تاریخ ہے لیکن اصل اسباب پر کسی کی نظر نہیں پڑی نہ آج تک ہمیں عبرت حاصل کرنے کا موقع ملا اصل سبب یہی نظریہ پاکستان ہی تھا جس نے ہمیں بنایا بھی اور پھر اس سے

غداری نے ہمیں پھر سے غلام بنادیا ،بنا تھا ملک لا اله الااللہ محمد الرسول الله کے نام پر اور پھر اس سے ہم نے انحراف کیا مشرقی والوں نے بھی اور مغربی والوں نے بھی فوج نے بھی سیاستدانوں نے بھی، سیاسی جماعتوں نے بھی اس عہد اور میثاق کو پیچھے پس پشت ڈالدیا ،آزادی کی نعمت کی ناشکری کی تو اسکی مثال اللہ نے دی ہے ،وَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَّاْتِيْهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰهِ فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَ الْخَوْفِ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ (النحل :۱۱۲)

یہی بنیادی بات تھی کہ اللہ تعالٰی نے آزادی دی،خوشحالی دی، ایسا ملک دیا جو ہر لحاظ سے سر سبز وشاداب تھا ،خوشحال تھا،لیکن آزادی کی نعمت پر ہم نے کفران نعمت کیا:فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰهِ فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَ الْخَوْفِ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ (النحل :۱۱۲)

خدا نے مشرقی پاکستان کی آزادی بھی سلب کرلی ،ہندوں کو اس پر مسلط کردیا اور خدا نے مغربی پاکستان کی آزادی بھی سلب کرلی ،سامراجی قوتیں ہم پر مسلط کردیں جو ہماری ہر ہر چیز کو غلام بنا کر چھوڑ گئیں جیسے کہ بنی اسرائیل کی آزدی کفران نعمت کے بعد سلب ہوگئی اللہ نے ان کو''وادی تیہ''میں ڈال دیا تو پاکستان کو اللہ تعالٰی نے ہمارے لئے وادی تیہ بنایا ہوا ہے ،ابھی تک ہم اس میں بھٹک رہے ہیں ابھی تک ہم تلاش میں ہیں کہ منزل کونسی ہے، راستہ کونسا ہے جیسے بنی اسرائیل کو راستہ نہیں مل رہا تھا ہمیں بھی نہیں مل رہا تھا ،اور نہ اب مل رہا ہے،اور ہماری معیشت بھی گئی غلامی کی نذر ہوگئی نظام تعلیم بھی غلام بن گیا۔

سیاست بھی غلامانہ اور عدالتی نظام بھی عہد غلامی کا دیا ہوا ،ہم صیہونی آقاؤں کی رحم وکرم پر ہیں ہمارا سارا نزلہ اس وقت دین پر گر رہا ہے اس نظریہ پاکستان کی ایک ایک نشانی کو ہم مٹا رہے ہیں ہم شد ومد سے لگے ہیں کہ اسلامی نظریہ کا تشخص پاکستان سے مٹ جائے اور اس تشخص کی ہر علامت نشانہ بنا ہوا ہے، مسجد نشانہ ہے، مدرسہ نشانہ ہے، مولوی نشانہ ہے، جہادی قوتیں نشانہ ہیں، ایک ایک کو مٹایا جارہا ہے اور اس پر دہشگردی اور کیا کیا الزامات لگائے جارہے ہیں یہاں تک کہ پورے ملک کے تشخص کو مسخ کیا جارہا ہے، ہمارے ملک کا وزیر اعظم کہہ رہا ہے، کہ اس ملک کا مستقبل لبرل ازم ہے ،اس قدر غلامی میں جاکر اللہ نے ہمیں ذلیل کردیا کہ امریکہ کو خوش کرنے کیلئے، بھارت کو خوش کرنے کیلئے ہر وہ کام کرنے کیلئے ہم تیار ہیں جس سے وہ آقا ہمارا خوش ہوجائے ،تو خدا نے ہماری آزادی سلب کردی اور غلام ابن غلام بن گئے، سارا نزلہ مسجد پر، مدرسے پر اور جہاد پر گر رہا ہے ، اور اسکا نام دہشگردی رکھ دیا ہے ایسے حالات میں کہ

مودی بھارتی وزیراعظم دندنا رہا ہے اور بھڑکیں مار رہا ہے تو اس حالت میں تو پورے ملک میں الجہاد الجہاد کا نعرہ بلند ہونا چاہئے تھا اسکا جواب صرف الجہاد سے ہے اور اگر پاکستان کو بچانا ہے تو اس کا علاج لبرل ازم نہیں ہے اسی لبرل ازم، سیکولر ازم نے ہمارے مشرقی پاکستان کو ہم سے جدا کردیا اور سلینڈر ہوگئی ساری فوج! اگر اس وقت بھی ہم نے نظریہ کا تحفظ نہ کیا تو اللہ نہ کرے کہ ان چاروں صوبوں میں بھی مشرقی پاکستان جیسے حالات کا سامنا کرنا پڑے گا، قوم پرست یا سیکولر طاقتیں جو یہاں لبرل ازم کے علمبردار وہ اس زنجیر کو سنبھال نہیں سکتے چاروں صوبوں کی زنجیر صرف اور صرف نظریہ پاکستان ہے ہمیں اپنے ملک پر رحم کرنا چاہئے اور یہاں وہی نظام لانا چاہئے جس کے لئے پاکستان بنا تھا اور وہ ہے نظام اسلام جس کیلئے ہم سب پہلے دن سے کوشش کررہے ہیں، ہم نے اور سارے ازم آزمالئے جو سارے مصیبتوں اور بحرانوں کا ذریعہ بنے ہم تبدیلی کی بات کرتے ہیں یہ تبدیلی کسی اور ذریعے سے نہیں آسکتی، ان الدین عندالله الاسلام جس کیلئے پاکستان بنایا گیا ہے اگر پاکستان کو بچانا ہے اور مستحکم کرنا ہے دشمن کے عزائم کو ناکام بنانا ہے تو ہمیں دوبارہ زور وشور سے اس نظریہ پاکستان کی طرف لوٹنا ہوگا، وما علینا الا البلاغ

اسلامی ممالک کا فوجی اتحاد

گزشتہ دنوں ۳۷ ؍اسلامی ممالک کا دہشت گردی کے خلاف فوجی اتحاد عمل میں لایا گیا جس کی قیادت سعودی عرب کررہی ہے، اس اتحاد کے بارے میں عالم اسلام کے مختلف طبقات تردد کے شکار ہیں، حضرت مولانا سمیع الحق نے اس ضمن میں اپنا دوٹوک موقف بیان کرتے ہوئے فرمایا:

> اسلامی ممالک کا دفاعی معاشی وسیاسی اتحاد نہ صرف ہماری بلکہ پوری امت کا دیرینہ خواب ہے۔ ہمارے ملک کے جمال الدین افغانی نے پان اسلام ازم (وحدت عالم اسلام) کیلئے زندگی وقف کی تھی، ۳۷ اسلامی ممالک کے اتحاد کا اب تک ایک ہی ہدف سامنے آیا ہے جسے دہشت گردی کہا جارہا ہے۔ اس اتحاد کو سب سے پہلے دہشگردی کی تعریف اور حدود وقیود واضح اور متعین کردینے چاہیے کیونکہ مغربی اقوام کا سارا زور اسی پر ہے۔ اور وہ مسلمانوں پر ہرقسم کی جارحیت اسے محکوم اور غلام بنانے کے خلاف ہرقسم کی جدوجہد کو دہشت گردی کہتے ہیں تو اب اسلامی اتحاد کو دہشت گردی اور جہاد میں واضح فرق کردینا ہوگا۔ اگر یہ اسلامی اتحاد مغربی ممالک امریکہ اور برطانیہ کو مسلمانوں کے بارے میں اپنا دوہرا معیار اور سامراجی پالیسیوں کو تبدیل کرنے میں کامیاب ہوسکے تو یہ ایک عظیم کامیابی ہوگی۔ ورنہ خدانخواستہ یہ اتحاد مغربی اتحاد نیٹو کی طرح مسلم نیٹو نہ بن جائے۔ اور ایسا ہونا اسلامی ممالک اور پاکستان کا ایک ہولناک آتش فشاں میں کودنے کے مترادف ہوگا۔